السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سجدوں میں رفع یدین ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وہ تمام روایات جو صحابہ کے ایک جم غفیر کے راستے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں ان میں صرف تین جگہ رفع یدین کا ذکر ہے اول تکبیر تحریمہ کے وقت دوم رکوع جاتے وقت سوم رکوع سے اٹھتے وقت اور کسی صحابی سے یہ منقول نہیں ہے کہ اس نے رفع یدین کا سجدوں میں ذکر کیا ہو بلکہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آپ نے سجدے میں رفع یدین نہیں کیا۔ اور اسی طرح نفی کا ذکر ہی غیر ابن عمر سے آتا ہے۔

الحاصل کہ اسلام کے ذخیرہ کتب میں خواہ وہ کتبا صول ہو یا کتب فروع سجدوں میں رفع یدین کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ تمام روایات میں رفعیدین کا ذکر تین جگہوں پر ہے۔ اور اس کے خلاف جو کچھ بھی وارد ہوا ہے اگر ثقہ کی روایت بھی ہے تو وہ شاذ ہے اور شاذ ضعیف کی اقسام میں سے ہے۔ اور اگر غیر ثقہ کی روایت ہے۔ تو وہ منکر ہے۔ اور منکر کا ضعف تو شاد سے بھی اشد ہے۔ اور اسی شاذ روایت سے پیدا شدہ غلطی کا ازالہ ہوگیا۔

اگر مزید تحقیق کی ضرورت ہو تو سنئے کہ نسائی نے اپنی سنن میں باب رفعیدین للجسود میں مالک بن حویرث کی روایت نقل کی ہے۔ کہ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ فی صلٰوتہ وفیہ انہ کان یرفع ھنا اذالسجد واذا رفع رأسہ من السجود ثم ذکر مثلہ من طرقٍ ثانیۃ ومن طرق ثالثۃ فی ہذا الباب وہی کہا من طریق نصر بن عاصم الالطاکی عن مالک بن الحویرث ثم ذکر النسائیَ فی باب الرفع من السجدة الاولیٰ عن مالک بن الحویرث مثلہ۔ اور یہ روایت بھی نصر بن عاصم کے طریق سے ہے۔ پس مالک بن حویرث کے چار طریق ہیں۔ اور چاروں نصر بن عاصم سے ہیں۔ اور یہ نصر بن عاصم ضعیف ہے (لین الحدیث) ایسے راوی سے حجت قائم نہیں ہو سکتی، اگرچہ اس کے متعلق اختلاف ہے۔ چنانچہ امام نسائیؒ نے حدیث نقل کی ہے۔ جس کی سند اور متن اس طرح ہیں۔ عن عبد الاعلیٰ قال حدثنا خالد قال حدثنا شعبۃ عن قتادۃ عن نصر عن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلیٰ رفع یدیہ حین یکبر حیال اذنیہ واذا اراد ان یرکع واذا رفع رأسہ من الرکوع صرف انہی موطن میں رفعیدین کا ذکر آیا ہے اور سجدہ میں رفعیدین کا ذکر نہیں ہے۔ اسی طرح امام نسائی نے اپنی سنن میں یعقوب اور ابراہیم کی روایت عن ابن عیینۃ عن ابن ابی عروبہ عن قتادہ عن نصر بن مالک نقل کی ہے۔ اس میں بھی رفعیدین فی السجود کا ذکر نہیں ہے۔ چنانچہ ثابت ہوا کہ مالک بن حویرث کی روایت میں اضطراب ہے۔ اور یہ اضطراب ضعف روایت کا باعث ہے۔ چونکہ اس کا دارومدار نصر بن عاصم پر ہے۔ اور وہ ضعیف ہے اگر یہ کہا جائے کہ نسائی نے باب رفعیدین بین السجدتین میں انہی الفاظ کی حدیث مالک بن حویرث کے طریق کے علاوہ اور طریق سے بھی تخریج کی ہے۔ فرماتے ہیں اخبرنا موسیٰ ابن عبد اللہ بن موسیٰ البصری قال اخبرنا النصر بن کثیر ابو سہل الازدی قال انہ صلی الی جنب عبد اللہ بن طاوس عنی فی المجسد الخیف فکان اذا سجد السجدۃ الاولیٰ فرفع الرأسہ منہا رفع یدیہ تلقاً وجہہ فانکرت انا ذالک فقلت لوہیب بن خالد ان ہذا یصنع شیئاً لم اواحد یصنعہ فقال لہ وہیب تصنع شیئاً لم اراحداً یصنعہ فقال عبد اللہ بن طاوس رأیت ابی یصنعہ وقال عبد اللہ بن عباس رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنعہ ہم کہتے ہیں کہ یہ نصر بن کثر وہی سعدی بصری ہے کہ ابو حیان نے اس کے متعلق کہا ہے کہ ثقات کی طرف موضوعات منسوب کرتا ہے۔ اس کے ساتھ حجت پکڑنا قطعاً درست نہیں ہے۔ انتہی کلام ابو حیان۔

لہذا کوئی سنت نصر بن کثیر جیسے کذاب اور نصر بن عاصم جیسے مختلف فیہ الراوی سے ثابت نہیں ہو سکتی اور یہ اس وقت ہے کہ اس کذاب اور ضعیف آدمی کی روایت قوی رواۃ کی روایتوں کے منافی نہ ہو، حالاں کہ یہ روایت صحابہ کے ایک گروہ کی روایات کے منافی ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے۔ کہ پچاس سے زیادہ صحابہ نے اس روایت کے مخالف حدیث بیان کی ہے۔ یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ ایک اور حدیث میں ہے۔ کہ انہ کان یرفع فی کل خفض ورفع کیوں کہ اگر یہ روایت درجہ صحت تک کو پہنچ بھی جائے تو اس خفض ورفع کو جمہور کی روایت پر محمول کیا جائے گا۔ کذاب اور ضعیف کی روایت پر محمول نہ ہو گا کیوں کہ یہ زیادتی اتنی اہم نہیں ہے۔ کہ اس سے عمل واجب ہو جائے گا، کذاب اور ضعیف کی روایت پر محمول نہ ہو گا کیوں کہ یہ زیادتی اتنی اہم نہیں ہے۔ کہ اس سے عمل واجب ہو جائے گا۔ کسی زیادتی سے وجوب عمل پر استدلال نہیں کیا جا سکتا تاوقتیکہ اس زیادتی پر حجت قائم ہو کر وہ قابل اخذ ہو جائے، ایسی زیادتیوں کے ساتھ حجت پکڑنا ٹھیک نہیں ہے۔ حافظ ابن قیم ہدی نبوی میں فرماتے ہیں کہ رفع یدین فی السجود کی روایت میں وہم ہے۔ وفی ہذا کفایۃ لمن لہ ہدایۃ۔

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 228-229

محدث فتویٰ